سورة البقرة

آيات ٢٦٦ - ٢٧٠

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ
فَاَصَابَهَاۤ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ
اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ
بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ
يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَ اللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا ؕ وَ
اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ ۖۙ يُّؤْتِی الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ
خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ
نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

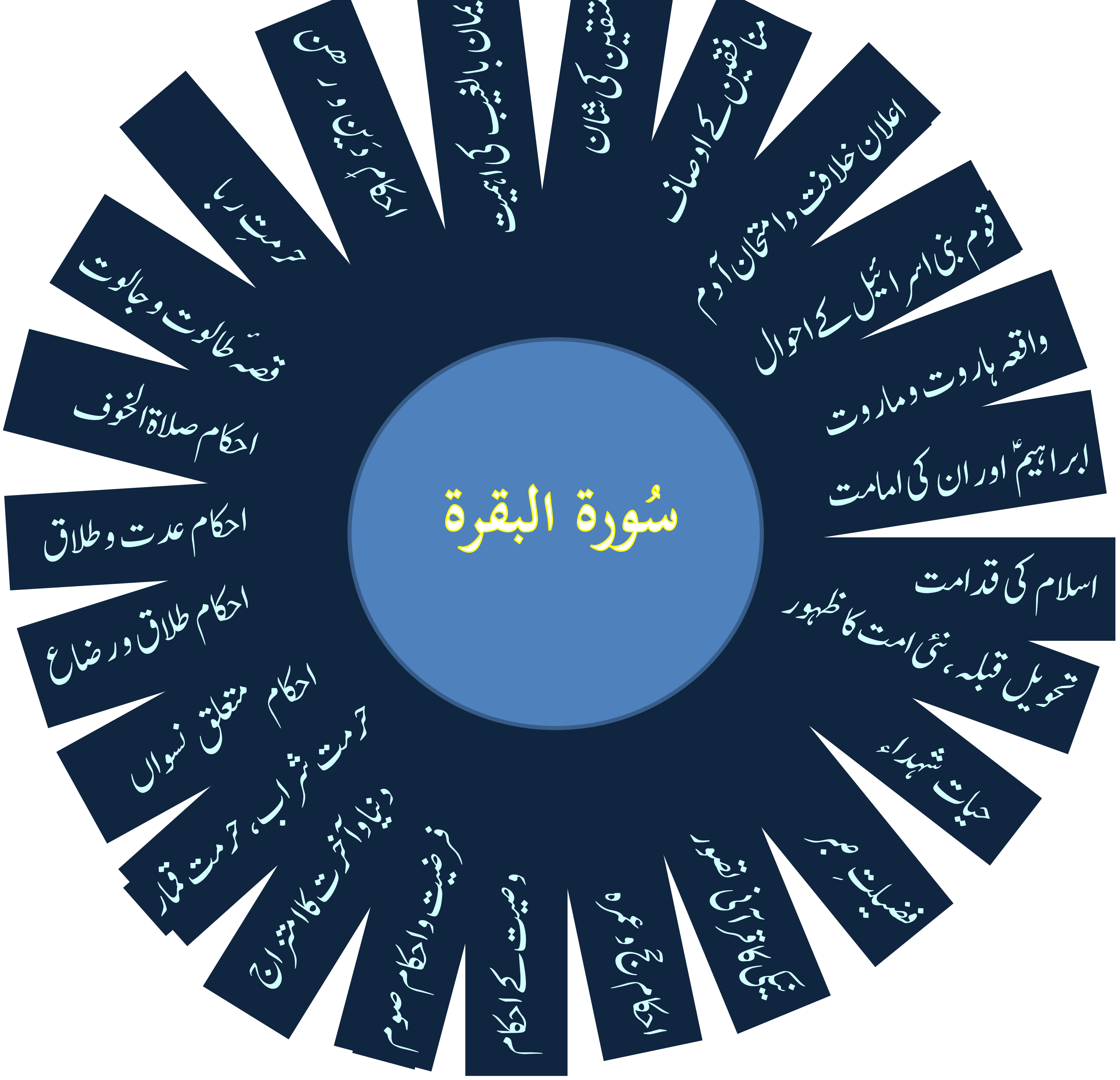

سُورة البقرة
منافقین کے اوصاف
متقین کی شان
ایمان بالغیب کی اہمیت
احکام دَین و رھن
حرمتِ ربا
قصہ طالوت و جالوت
احکام صلاۃ الخوف
احکام عدت و طلاق
احکام طلاق و رضاع
احکام متعلق نسواں
حرمت شراب، حرمت قمار
دنیا و آخرت کا امتزاج
فرضیت و احکام صوم
وصیت کے احکام
احکام حج و عمرہ
نیکی کا قرآنی تصور
فضیلتِ صبر
حیاتِ شہداء
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
اسلام کی قدامت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
واقعہ ہاروت و ماروت
قوم بنی اسرائیل کے احوال
اعلان خلافت و امتحان آدم

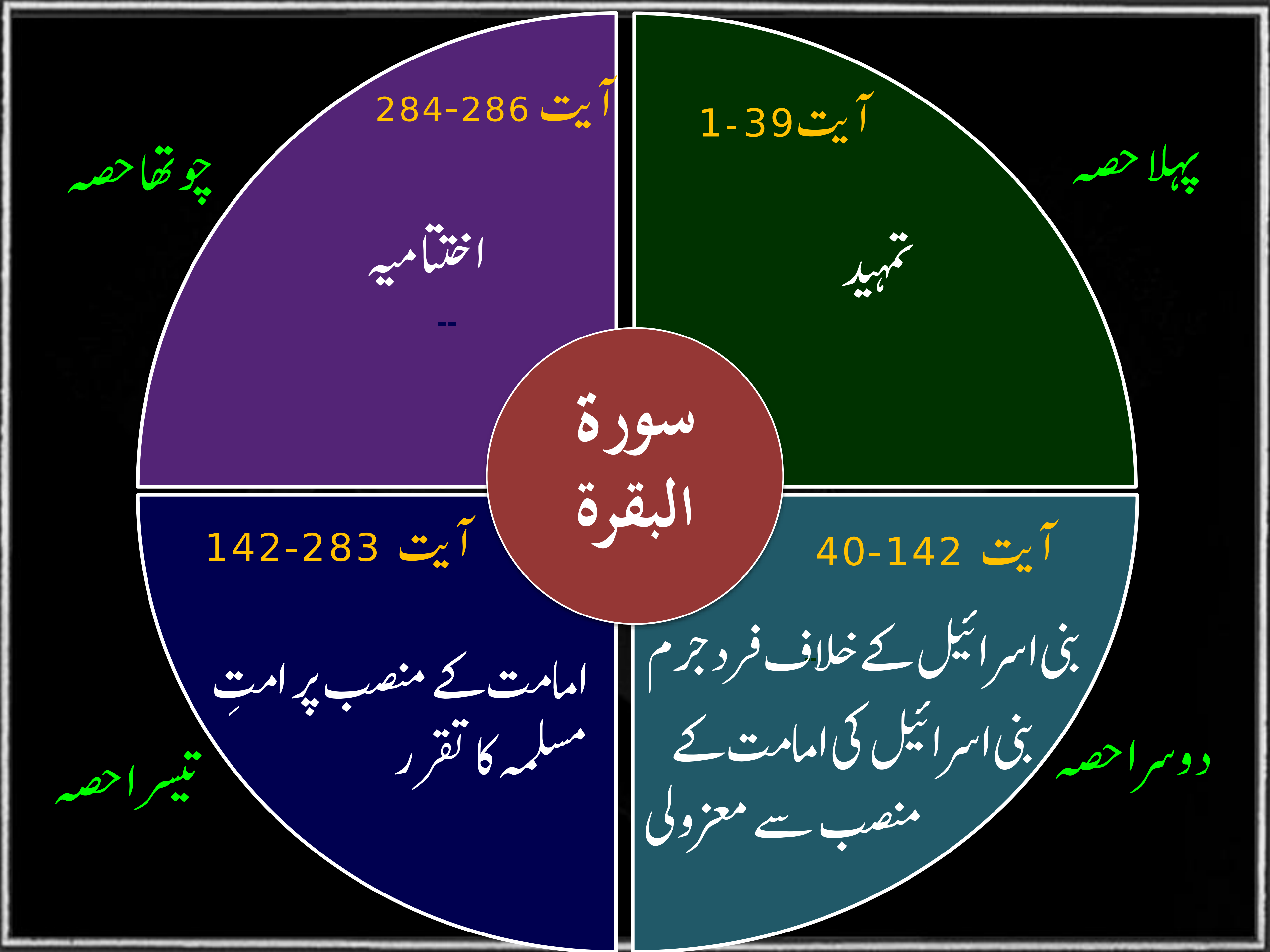
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردِ جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئی امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علی الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سر انجام دو

- امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ
- حلال و حرام کے احکام
- جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ
- جہاد اور انفاق کا ذکر
- نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید
- نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام
- مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..
- معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

اَیَوَدُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ تَکُوۡنَ لَہٗ جَنَّۃٌ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ۙ لَہٗ فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ

وَدَّ یَوَدُّ ، وُدًّا و مَوَدَّۃً
محبت کرنا، چاہنا، خواہش کرنا

اَیَوَدُّ اَحَدُکُمۡ - کیا چاہتا ہے تم میں کا (کوئی) ایک

اَنۡ تَکُوۡنَ لَہٗ - کہ ہو اس کے لیے

جَنَّۃٌ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ - ایک باغ کچھ کھجوروں سے

نخل - کھجور کا درخت

وَّ اَعۡنَابٍ - اور کچھ انگوروں سے

اعناب - عنب کی جمع، انگور

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا - بہتی ہوں ان کے نیچے سے

الۡاَنۡہٰرُ - نہریں

لَہٗ فِیۡہَا - اس کے لیے ہو اس میں

مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ - تمام پھلوں میں سے (ایک حصہ)

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾

وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ - اور آ لگے اس کو بڑھاپا

أصَابَ يُصِيْبُ ، إصَابَةً - آ لگنا، پہنچنا.... (IV)

وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ - اور اس کی اولاد ہو کمزور

كِبر - بڑھاپا، سن رسیدہ ہونا

فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ - پھر آ لگے اس کو ایک بگولہ

أَعْصَرَ يُعْصِر ، إِعْصَارً - بارش برسانا (IV)

إِعْصَار - تیز اور طوفانی ہوا (بگولہ)

فِيْهِ نَارٌ - جس میں ہو ایک آگ

فَاحْتَرَقَتْ - پس وہ بھسم ہو (ح ر ق)

اِحْتَرَقَ يَحْتَرِقُ ، اِحْتَرَاقًا - اہتمام سے جلنا (VIII)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ - اس طرح واضح کرتا ہے اللہ

لَكُمُ الْاٰيٰتِ - تمہارے لیے نشانیوں کو

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ - شاید کہ تم لوگ سوچ وبچار کرو

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۙ لَهُ فِيهَا
مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۙ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ ۖ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ
فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٦٦﴾

کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے پاس ایک ہرا بھرا باغ ہو، نہروں سے
سیراب، کھجوروں اور انگوروں اور ہر قسم کے پھلوں سے لدا ہوا، اور وہ عین اُس وقت
ایک تیز بگولے کی زد میں آکر جھلس جائے، جبکہ وہ خود بوڑھا ہو اور اس کے کم سن
بچے ابھی کسی لائق نہ ہوں؟ اس طرح اللہ اپنی باتیں تمہارے سامنے بیان کرتا ہے،
شاید کہ تم غور و فکر کرو

Does any of you wish that he should have a garden with date-palms and vines and streams flowing underneath, and all kinds of fruit, while he is stricken with old age, and his children are not strong (enough to look after themselves)- that it should be caught in a whirlwind, with fire therein, and be burnt up? Thus doth Allah make clear to you (His) Signs; that ye may consider.

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِيۡلٍ وَّ اَعۡنَابٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ۙ لَهٗ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ

صدقات کو برباد کرنے کی دوسری تمثیل (فطرتِ انسانی سے استشہاد کی ایک مثال)

- گزشتہ آیات میں ان لوگوں کی تمثیل جو ریاکاری ، احسان داری اور ایذاء رسانی جیسی آفتوں سے اپنے انفاق کو برباد کردیتے ہیں۔ یہ تمثیل اسکی مزید وضاحت اور اس نصیحت کو مزید موثر کرنے کا ایک ذریعہ بھی (Reinforcement of very same idea)
- یہ ایسے شخص کی مثال ہے جس کا ایک سرسبز و شاداب باغ ہو اس میں کھجوروں اور انگور جیسے طرح طرح کے پھل دار درخت ہوں، وافر پانی ہو ، وہ شخص بوڑھا ہو چکا ہو۔ اس کی اولاد ابھی کمزور ناتواں ہو اور ان کی زندگی کا دار ومدار اسی باغ پر ہو۔ اب اگر یہ باغ اجڑ جائے تو اس وقت وہ بوڑھا شخص جو جوانی کی توانائیاں کھو چکا ہے اور کسی اور ذریعے سے اپنے اخراجات بھی پورے نہیں کرسکتا تو اس کی حالت کیا ہوگی ؟
- جس طرح ایک آگ سے بھرا بگولا ہرے بھرے باغ کو تباہ کر ڈالتا ہے، اسی طرح ریاکاری یا صدقہ دے کر احسان جتلانا یا اذیت دینا، صدقے کے عظیم ثواب کو برباد کر ڈالتا ہے۔
- صدقہ و خیرات قبول ہونے کی اللہ کے نزدیک ایک بہت بڑی شرط اخلاص ہے کہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے خرچ کیا جائے، کسی نام و نمود کا اس میں دخل نہ ہو۔

فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٦٦﴾

- خلاف شرائط مال خرچ کرنے والوں کی مثال
- رضائے الٰہی اور استحکام نفس کیلئے بغیر ریاکاری، بغیر احسان جتائے اور تکلیف پہنچائے جو انفاق کیا جائے اسکے بڑے فوائد ہیں۔
- انفاق کی اس باغ کے ساتھ تشبیہ - جسکے مالک کو بڑھاپے میں اپنی محنت کے پھل کی ضرورت ہے اور پھر اسے اس شخص کی حالت پر منطبق کیا گیا ہے کہ جو روز قیامت صرف اپنے دنیاوی اعمال سے بہرہ مند ہو سکتا ہے (اس روز انفاق اور اعمال خیر کے ثواب کی اشد ضرورت ہو گی)
- دل آزاری آسمانی بجلی ہے جو انفاق کی کھیتی کو اس طرح جلا دیتی ہے کہ دوبارہ آباد نہ ہو سکے
- رفاہی اور فلاحی کاموں کی قدر و قیمت ان جذبات کی تابع ہے جن کے تحت یہ انجام پاتے ہیں
- انسان کی تربیت اور اسے احکام دین اور دینی قواعد و ضوابط کا پابند بنانے کیلئے اچھے اور بُرے اعمال کے نتائج سے آگاہ کیا گیا ہے (یہ قرآنی روش ہے)
- آیات الٰہی (دینی احکام و معارف) کا مثالوں کے ہمراہ بیان کرنا انسان کیلئے تفکر و تدبر کا باعث ہے
- تفکر کو آیات الٰہی کے بیان کرنے کے ہدف کے طور پر ذکر کیا گیا ہے (اسکی قدر و قیمت)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ - خرچ کرو پاکیزہ (مال) میں سے

مَا كَسَبْتُمْ - جو تم نے کمایا

وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا - اور اس میں سے جو ہم نے نکالا

لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ - تمہارے لیے زمین سے (پھل، ترکاریاں، غلّہ جات اور معدنیات)

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ - اور نہ تم ارادہ کرو ناکارہ (گندی چیز) کا (ي م م)

يَمَّ يُيَمُّ ، يَمًّا - کسی چیز کو پانی میں ڈالنا

يَمّ - قرآن میں دریا کے معنی میں (۸ مرتبہ)

تَيَمَّمَ يَتَيَمَّمُ ، تَيَمُّمًا - کسی چیز کا قصد کرنا، ارادہ کرنا

مِنۡهُ تُنۡفِقُوۡنَ وَلَسۡتُمۡ بِاٰخِذِيۡهِ اِلَّاۤ اَنۡ تُغۡمِضُوۡا فِيۡهِ ؕ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ﴿۲۶۷﴾

مِنۡهُ تُنۡفِقُوۡنَ - اس میں سے (جس سے) تم خرچ کرتے ہو

وَلَسۡتُمۡ - حالانکہ تم نہیں ہو (خود)

لَسۡتُمۡ - لیس سے جمع مذکر حاضر

بِاٰخِذِيۡهِ - اس کو لینے والے

أَخَذَ يَأْخُذُ ، أَخْذًا - لینا یا پکڑنا

آخِذ - لینے والا

اٰخِذِي اصل میں اٰخِذِين تھا، نون بوجہ اضافت گر گیا

اِلَّاۤ اَنۡ - مگر یہ کہ

تُغۡمِضُوۡا - تم چشم پوشی کرو (غ م د)

أَغْمَضَ يُغْمِضُ ، إِغْمَاضًا - آنکھ بند کرنا (IV)

بطور استعارہ تغافل، تساہل اور چشم پوشی کے معنی میں

فِيۡهِ - اس سے

وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ - اور جان لو کہ بے شک اللہ

غَنِىٌّ حَمِيۡدٌ - بے نیاز ہے حمد کیا ہوا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَ لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو مال تم نے کمائے ہیں اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمہارے لیے نکالا ہے، اُس سے بہتر حصہ راہ خدا میں خرچ کرو ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لیے بری سے بری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو، حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمہیں دے، تو تم ہرگز اُسے لینا گوارا نہ کروگے الّا یہ کہ اس کو قبول کرنے میں تم اغماض برت جاؤ تمہیں جان لینا چاہیے کہ اللہ بے نیاز ہے اور بہترین صفات سے متصف ہے

O ye who believe! Spend of the good things which ye have earned, and of that which We bring forth from the earth for you, and seek not the bad (with intent) to spend thereof (in charity) when ye would not take it for yourselves save with disdain; and know that Allah is Absolute, Owner of Praise.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں عمدہ چیزوں کا خرچ کرنا

- انفاق کے آداب کا ذکر جاری- مسلمانوں کو انفاق کے راستے کی بداعمالیوں (Don'ts) سے بھی خبردار کردیا گیا کہ ایسا نہ ہو کہ ان سب کیا دھرا اغارت ہو جائے
- یہاں قبولیت صدقہ کے لیے ایک اور شرط کا بیان - صدقہ میں دی جانے والی چیز کا عمدہ اور طیب ہونا ضروری ہے۔ (طیب چیز – پاکیزہ بھی اور پسندیدہ بھی)
- گری پڑا، بے وقعت، ناکارہ اور ردی کا مال اللہ کی راہ میں قابلِ قبول نہیں اور اسے کسی غلط اور مشتبہ طریقے سے نہیں، بلکہ جائز طریقے سے کمایا گیا ہو۔
- (رشوت، غبن، سود، قمار (Gambling)، سٹہ، لاٹری، ذخیرہ اندوزی، کالادھن، دھوکہ دہی، شراب سازی، شراب فروشی، زنا اور محرک زنا امور، دیگر مخرب اخلاق ذرائع آمدنی یہ سب حرام ذرائع ہیں)
- زمین کی پیداوار کا علیحدہ ذکر کرنا- اس پیداوار پر زکوۃ کا نظام دوسرے اموال سے بالکل مختلف

اَلشَّيۡطٰنُ يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ وَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَفَضۡلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۖۚ ﴿۲۶۸﴾

اَلشَّيۡطٰنُ - شیطان

يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ - تم سے وعدہ کرتا ہے تنگدستی کا

فقر۔ محتاجی، مفلسی، تنگدستی

وَعَدَ يَعِدُ ، وَعْدًا۔ وعدہ کرنا

وَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ - اور ترغیب دیتا ہے تم کو اعلانیہ بے حیائی کی

فَحۡشَآء۔ براکام، وہ قول و عمل جس کی برائی کھلی ہو اور اس کا سننا یا کرنا برا لگے (بے حیائی امر قبیح)

وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ - اور اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے

مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَفَضۡلًا۔ اپنی مغفرت کا اور (اپنے) فضل کا

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۔اور اللہ وسعت والا ہے جاننے والا ہے

اَلشَّيۡطٰنُ يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ وَ يَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ وَ اللّٰهُ يَعِدُكُمۡ
مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَ فَضۡلًا ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۖۚ ﴿۲۶۸﴾

شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار
کرنے کی ترغیب دیتا ہے، مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی
امید دلاتا ہے اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے

Satan promises you poverty, and bids you unto indecency; but God promises you His pardon and His bounty; and God is All-embracing, All-knowing.

محمد اقبال

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾

انفاق کے موانع

- اس آیت میں ان دو رکاوٹوں کا ذکر جن کے ذریعے شیطان انفاق فی سبیل اللہ سے روکتا ہے
- ① فقر کا خوف ② بے حیائی کے کاموں میں ملوث ہونا
- جب کوئی شخص اعلائے کلمۃ الحق جہاد فی سبیل اللہ، دینی مراکز کی مدد اور اعانت، بھلائی اور خیر کے فروغ، خلق خدا کی خدمت اور ضرورت مندوں کی اعانت کے لیے خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اپنے وساوس کے ساتھ اس کو شکار کرنے پہنچ جاتا ہے
  - ← کمسن اولاد اس کے مستقبل، ریٹائرمنٹ کے بعد کی مالی مشکلات، گھر بنانے کا پلان، بڑھاپے کا خوف اور فقر و تنگدستی کے نجانے کتنے اندیشہ ہائے دور دراز لے کے آجاتا ہے
  - ← اس کا مقصد مسلمانوں کو ان سعادتوں سے محروم رکھنا ہے جو خرچ کرنے کے نتیجے میں نصیب ہوتی ہیں
- اب اس کے بعد اس کی دوسری کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس شخص کو ایسے کاموں میں لگاؤں جس سے اس کے مال کے ضائع ہونے کے امکانات روز بروز بڑھتے چلے جائیں۔ نتیجتاً جب اس کا مال برباد ہو جائے گا تو اب اللہ کے راستے میں اس مال کے خرچ ہونے کے امکانات ختم ہو جائیں

اَلشَّيۡطٰنُ يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ وَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ‌ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَفَضۡلًا ‌ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ۖ ۚ ﴿۲۶۸﴾

○ شیطان کی فحش راستے کی ترغیب

← غلط صحبت کا عادی بناتا (گھر سے بیزاری اور عیاش دوستوں کی صحبت پسندیدہ بنانا)

← عیاش دوستوں کی صحبت آہستہ آہستہ سگریٹ، نشہ اور پھر شراب نوشی کی طرف

← شراب نوشی -اُم الخبائث، جو تمام بے حیائیوں کا سرچشمہ

← اس کے ساتھ تمام غیر اخلاقی افعال (زنا، محرک زنا امور) - لازم و ملزوم

○ اس طرح کے مشاغل اور اس طرح کی عیاشیاں، دنوں میں خوشحال آدمی کو قلاش بنا دیتی ہیں۔

○ تصویر کے دونوں رخ سامنے رکھ دیے گئے ہیں

○ مرد مومن کی تصویر - جو کماتا ہے تاکہ اپنی اور اہل خانہ کی ضرورتوں پر خرچ کرے اور جو بچ جائے اسے ملک و ملت اور اعلائے کلمتہ الحق کے لیے صرف کرے اور اللہ پر بھروسہ کرتا ہے کہ جس نے آج دیا ہے وہ کل بھی دے گا

○ اس شخص کی تصویر- جس نے اللہ کے راستے میں اس اندیشے کی وجہ سے خرچ کرنے سے انکار کر دیا کہ وہ نادار نہیں ہونا چاہتا، شیطان نے اسے لہو ولعب، اسراف اور فسق و فجور میں مبتلا کر دیا

يُؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾

يُؤْتِى الْحِكْمَةَ - وہ دیتا ہے دانائی

اَلْحِكْمَة - عقل مندی، علم، تدبیر، عقل، دانش، سمجھ

جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو - تو اس سے اشیاء کی معرفت اور ان کا بہترین طریقہ پر ایجاد کرنا

مَنْ يَّشَآءُ - اس کو جس کو وہ چاہتا ہے

جب اس کی نسبت بندے کی طرف ہو تو اس سے موجودات کی معرفت، صحیح بصیرت اور صحیح قوت فیصلہ مراد ہے

وَ مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ - اور جس کو دی جاتی ہے دانائی

فَقَدْ اُوْتِىَ - تو اس کو دی گئی ہے

خَيْرًا كَثِيْرًا - ایک کثیر بھلائی

وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ - اور نصیحت نہیں حاصل کرتے مگر

اُولُوا الْاَلْبَابِ - سوجھ بوجھ (عقل) والے لوگ

اَلْبَاب - لب کی جمع، کسی چیز کا خالص حصہ

عقل کو انسان کا لب و لباب کہا گیا ہے

يُّؤۡتِى الۡحِكۡمَةَ مَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَمَنۡ يُّؤۡتَ الۡحِكۡمَةَ فَقَدۡ اُوۡتِىَ خَيۡرًا
كَثِيۡرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۶۹﴾

جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے، اور جس کو حکمت ملی، اُسے
حقیقت میں بڑی دولت مل گئی اِن باتوں سے صرف وہی لوگ
سبق لیتے ہیں، جو دانشمند ہیں

He grants wisdom to whom He pleases; and he to whom wisdom is granted receives indeed a benefit overflowing; but none will grasp the Message but men of understanding.

يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾

- جو شخص مال و دولت کو ظاہری پیمانوں سے نہیں ناپتا بلکہ وہ اللہ کے وعدوں پر بھروسہ کرتا ہے، سینت سینت کے رکھنے کی بجائے اللہ کے راستے میں دیتا ہے اس بات پر پختہ یقین ہے کہ اس کے بدلے میں مجھے اللہ کا فضل و کرم ملے گا اسے اللہ کے وعدوں پر پورا یقین اور اعتماد ہوتا ہے، اللہ اسے ایمان کی اصل روح اور عمل کی پختگی نصیب فرماتا ہے
- اسے جس گہری بصیرت سے نواز دیتا ہے اس کو یہاں **حکمت** سے تعبیر کیا گیا ہے
- چیزوں کو ظاہری پیمانوں سے ناپنا اور عقل کے ترازو میں تولنا۔ اس سے منع نہیں لیکن اسے بلند ہو کر اللہ کے وعدوں پر یقین، اللہ کے دین کے تقاضوں کے مطابق جان و مال دیگر آخرت کی نعمتوں کو اپنی مقصد بنا لینا۔ یہ وہ حکمت ہے جو اللہ تعالیٰ کسی کسی کو عطا فرماتا ہے (چیزوں کی ان حقیقت کو پا لینا جو عام انسان کی فکر اور پہنچ سے دور ہوتی ہے) أللّٰهم أَرِنِیْ حَقِیْقَةَ الْأَشْیَاءِ کَمَا هِیَ
- انسان میں ایسی سمجھ بوجھ کا پیدا ہو جانا کہ دنیا کے ظاہری اور نمائشی فائدوں ہی میں پھنس کر نہ رہ جائے بلکہ حقیقی نفع و نقصان کو سمجھ سکے اور اچھائی اور برائی کی راہوں کا شناسا ہو جائے
- جس شخص کے پاس حکمت کی دولت ہو گی، وہ ہرگز شیطان کی بتائی ہوئی راہ پر نہ چلے گا، بلکہ اس راہ کشادہ کو اختیار کرے گا جو اللہ نے دکھائی ہے۔

وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ ‌ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ - اور جو تم خرچ کرتے ہو

مِّنۡ نَّفَقَةٍ - کسی قسم کا خرچہ

اَوۡ نَذَرۡتُمۡ - یا منت مانتے ہو

مِّنۡ نَّذۡرٍ - کسی قسم کی نذر

فَاِنَّ اللّٰهَ - تو یقیناً اللہ

يَعۡلَمُهٗ - جانتا ہے اس کو

وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ - اور نہیں ہیں ظلم کرنے والوں کے لیے

مِنۡ اَنۡصَارٍ - کسی قسم کے مددگار

وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
يَعۡلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

تم نے جو کچھ بھی خرچ کیا ہو اور جو نذر بھی مانی ہو، اللہ کو اُس کا
علم ہے، اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں

And whatever ye spend in charity or or whatever you may vow [to spend],, be sure Allah knows it all. But the wrong-doers have no helpers.

وَمَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

اللہ تعالیٰ نیتوں کا جاننے والا ہے

- نذر کی تعریف: نذر ایسی عبادت کو اپنے اوپر لازم کر لینے کو کہتے ہیں کہ اگر وہ عبادت (نذر ماننے والا) اپنے اوپر واجب نہ کرے تو وہ عبادت اس پر لازم نہیں ہوتی۔امام قرطبیؒ
- آدمی اپنی کسی مراد کے بر آنے پر کسی ایسے خرچ یا ایسی عبادت یا ایسی خدمت کو اپنے اوپر لازم کر لے جو اس کے ذمے فرض نہیں تو ایسی نذر کا ماننا اور پورا کرنا چند شرائط کے ساتھ جائز

1. احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نذر ماننے کو پسند نہیں کیا گیا۔ یہ ایک طرح سے اللہ کو پابند کرنے والی بات ہے جو پسندیدہ نہیں ہے۔ لیکن اگر نذر مان لی جائے تو پھر اسے پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے
2. اس نذر میں کوئی شرعی قباحت نہ ہو۔ کسی ناجائز کام کے لیے نذر نہ مانی جائے یا کسی جائز کام کے لیے ایسی نذر نہ مانی جائے جس کا ماننا شریعت کی رو سے جائز نہیں۔

- نذر میں بھی عام طور پر اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہوتا ہے اس لیے اس کا ذکر انفاق کے ساتھ
- خرچ خواہ راہ خدا میں کیا ہو یا راہ شیطان میں، اور نذر خواہ اللہ کے لیے مانی ہو یا غیر اللہ کے لیے، دونوں صورتوں میں آدمی کی نیت اور اس کے فعل سے اللہ خوب واقف ہے۔

اضافی مواد

زمین کی پیداوار میں زکواۃ

- وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔ ٦/١٤١ اللہ وہ ہے جس نے باغات پیدا کئے جن میں سے کچھ (بیل دار ہیں جو) سہاروں سے اوپر چڑھائے جاتے ہیں اور کچھ سہاروں کے بغیر بلند ہوتے ہیں، اور نخلستان اور کھیتیاں پیدا کیں، جن کے ذائقے الگ الگ ہیں، اور زیتون اور انار پیدا کئے، جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں، اور ایک دوسرے سے مختلف بھی۔ جب یہ درخت پھل دیں تو ان کے پھلوں کو کھانے میں استعمال کرو، اور جب ان کی کٹائی کا دن آئے تو اللہ کا حق ادا کرو، اور فضول خرچی نہ کرو۔ یاد رکھو، وہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا
- زمین کی ہر پیداوار پر عشر یا نصف عشر (دسواں یا بیسواں حصہ) یعنی دس یا پانچ فیصد زکواۃ نکالیں تاکہ غریبوں اور محتاجوں کی ضرورتوں کی تکمیل ہو سکے۔
- اگر زمین بارانی ہو یعنی بارش یا ندی و نہر کے مفت پانی سے سیراب ہوتی ہے تو پیدوار میں عشر یعنی دسواں حصہ زکواۃ میں دینا فرض ہے
- اگر زمین کو ٹیوب ویل وغیرہ سے یا پیسے دے کر سیراب کیا جاتا ہے تو نصف عشر (پانچ فیصد یعنی بیسواں حصہ زکواۃ میں دینا فرض ہے۔

عشر اور زکوٰۃ میں فرق

- عُشر : عشر یا نصف عشر ہر پیداوار پر دیا جائے گا، خواہ سال میں ایک سے زیادہ پیداوار ہوئی ہو، یعنی اگر ایک سے زیادہ مرتبہ پیداوار ہوئی ہے تو ہر مرتبہ عشر یا نصف عشر دیا جائے گا۔
- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عشر کے لئے کوئی نصاب بھی ضروری نہیں ہے بلکہ ہر پیداوار پر عشر یا نصف عشر واجب ہے خواہ پیداوار کم ہو یا زیادہ *
- زکوٰۃ: مال یا سونے وچاندی وغیرہ کی زکوٰۃ کے لیے ضروری ہے کہ
  - وہ ضروریات سے بچا ہوا ہو
  - نصاب کو پہنچا ہوا ہو
  - اس پر ایک سال گزر گیا ہو ا
  - سال میں ایک ہی بار ادا کی جائے گی
- عشر یا نصف عشر پر یہ تمام شرطیں ضروری نہیں ہیں

نذر اور اسکی قسمیں

○ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ (صحيح البخاري :6696، الإيمان – سنن أبوداؤد :3289، الإيمان – سنن الترمذي :1526،النذر والإيمان

جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو اُسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیئے (اپنی نذر پوری کرنی چاہیئے)اور جو شخص نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّذْرِ ، وَقَالَ : إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ ، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ – صحيح مسلم حديث رقم 3196 (بخاری و نسائی)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ نذر ماننے سے منع کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ وہ کسی ہونے والی چیز کو پھیر نہیں سکتی،البتہ اُس کے ذریعہ سے کچھ مال بخیل سے نکلوالیا جاتا ہے

نذر اور اسکی قسمیں

- نذر کی قسمیں :

1. مطلق نذر۔ جیسے کوئی یہ نذر مانے کہ وہ ہر مہینے ۱۰ روزے رکھے گا۔ اس کا پورا کرنا واجب
2. مشروط - یہ نذر کسی سبب کے ساتھ مشروط کردی گئ جیسے، اگر میں بیماری سے شفایاب ہو گیا تو ایک بکرا ذبح کروں گا - یہ جائز مگر ناپسندیدہ ہے اس طرح کی شرط سے منع کیا گیا ہے
3. مشروط اور اللہ کی نافرمانی میں نذر۔ جیسے کہنا کہ میرا یہ کام ہو گیا تو فلاں مزار پر قربانی کروں گا، یا کسی اور گناہ کے کام کی نذر مان لینا، ایسی نذر کا پورا نہ کرنا واجب ہے (بمطابق حدیث)

- نذر پوری نہ کرنے کی صورت میں کفارا ادا کرنا ہوگا اور یہ قسم کے برابر کا کفارہ ہوگا
- نبی ﷺ نے فرمایا كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ اليَمِينِ مسلم:1645 نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا ہے
- قسم کا کفارہ: دس مسکینوں کو متوسط درجہ کا کھانا کھلانا یا دس مسکینوں کو بقدر ستر پوشی کپڑا دینا یا غلام آزاد کرانا۔ اگر ان کی قدرت نہ ہو تو تین دن کے مسلسل روزے رکھنا

نذر ۔ متفرق مسائل

- انسان اگر کسی چیز کا مالک نہیں ہے اور اس کی نذر مان لی ہے (جیسے کسی اور کے مال کے صدقے یا انفاق کی نذر مانی ہے) تو اس صورت میں یہ نذر پوری کرنا ضروری نہیں ہے اور نذر پوری نہ کرنے پر (قسم کا) کفارہ ادا کرنا ہوگا
- جس نذر میں گناہ ہو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں (وہاں بھی کفارہ ادا کیا جائے)
- شرعاً کسی مکروہ یا ناپسندیدہ کام کی نذر بھی پوری نہ کی جائے
- شُکرانے کی نذر پوری کرنا ایک کارِ ثواب اور نیک عمل ہے
- اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر پورا کرنا واجب ہے - يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا " جو نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے - ۷/۷۶
- اگر کسی شخص نے کچھ ایسی نذریں مانیں ہیں جن پر اب پر عمل کرنا اس کی استطاعت سے باہر ہے، تو وہ اپنی نذریں ختم کر سکتا ہے اور نذریں پوری نہ کرنے پر کفارہ ادا کرنا ہوگا